## 132095 _ سورة يس كى متعدد بار اجتماعى قرآت اور دعا كرنا

**سوال**

كچھ لوگ اكٹھے ہو كر سورة يس كى اجتماعى تلاوت كرتے ہيں اور ان ميں سے ايك شخص ہاتھ اٹھا كر دعا كرتا اور باقى اس كى دعا پر آمين كہتے ہيں، يہ قرآت معين تعداد ميں ہوتى ہے كيا قرآن و سنت ميں اس كى تائيد ميں كوئى دليل ملتى ہے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم اپنے صحابہ كرام كو جمع كر كے قرآن مجيد كى تلاوت فرماتے اور انہيں نصيحت فرماتے اور انہيں تعليم ديتے اور خير و بھلائى كى جانب ان كى راہنمائى فرمايا كرتے تھے، اور بعض اوقات جب رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم قرآن مجيد كى تلاوت كرتے ہوئے سجدہ كى آيات پڑھتے تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم خود بھى سجدہ كرتے اور صحابہ كرام بھى آپ كے ساتھ سجدہ كرتے تھے.

اور بسا اوقات رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كسى صحابى كو قرآن مجيد كى تلاوت كا كہتے اور خود اس كى تلاوت سماعت كرتے جيسا كہ صحيح بخارى اور صحيح مسلم كى درج ذيل حديث سے ثابت ہوتا ہے:

عبد اللہ بن مسعود رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے انہيں ايك دن فرمايا:

" اے عبد اللہ مجھے قرآن مجيد پڑھ كر سناؤ "

انہوں نے عرض كيا: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ميں آپ پر كيسے پڑھوں حالانكہ آپ پر تو قرآن مجيد نازل كيا گيا ہے ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ميں پسند كرتا ہوں كہ اپنے علاوہ كسى دوسرے سے سنوں "

عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں:

چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورۃ النساء کی تلاوت کی اور جب اس آیت:

( فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا ) النساء ( 41 ) پر پہنچا تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظر دوڑائی تو آپ کی آنکھوں نے آنسو بہہ رہے تھے.

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے اس ہولناك منظر اور موقف کی بنا پر رونے لگے.

چنانچہ جب کچھ بھائی کسی مجلس یا جگہ جمع ہوں اور وہ قرآن مجید میں سے کچھ تلاوت کریں اور اس پر غور و فکر اور تدبر کریں اور ایك دوسرے کو سمجھائیں اور یاد دہانی کرائیں تو یہ خیر عظیم ہے اور اس میں بہت بڑی فضیلت پائی جاتی ہے.

اور قرآن مجید سننے والے کے لیے خاموشی اختیار کرنا مستحب ہے تا کہ وہ مستفید ہو اور غور و فکر اور تدبر کر سکے اور جب قرآن مجید کی تلاوت کے بعد اگر چاہیں تو دعا بھی کر سکتے ہیں اس میں کوئی حرج والی بات نہیں.

لیکن ان کا تکرار کے ساتھ بار بار یس یا کوئی اور سورۃ تلاوت کرنا اس کے متعلق تو ہمارے علم میں کوئی دلیل نہیں، لیکن ان کے لیے جو آسانی سے قرآن کی تلاوت کرنا میسر ہو وہ تلاوت کریں چاہے بقرۃ سے یا کسی اور سورۃ سے، یا پھر آپس میں ابتدا سے لیکر آخر تك سارا قرآن مجید ایك دوسرے کو سنائیں یعنی ایك شخص پڑھے اور دوسرا سنے اور پھر دوسرا سنے اور باقی سنیں یا پھر ایك شخص پڑھے اور پھر وہی سورۃ دوسرا شخص اسے پڑھ کر سنائےتا کہ وہ سب مستفید ہوں اور غور و فکر اور تدبر کر سکیں.

لیکن کسی ایك سورۃ کو کسی مخصوص کر کے متعین تعداد میں پڑھنے کے متعلق میرے علم میں کوئی دلیل نہیں، اور اسی طرح میرے علم میں تو نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اجتماع میں ہاتھ اٹھاتے اور صحابہ کرام آپ کی دعا پر آمین کہتے ہوں، بہتر یہی ہے کہ بغیر ہاتھ اٹھائے جو آسانی کے ساتھ کی جا سکتی ہے وہ کی جائے، اور یہ اجتماعی نہ ہو.

بلکہ ہر شخص خود دعا کرے، ہمارے علم کے مطابق سنت یہی ہے، لیکن مجلس میں بیٹھے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ تدبر کرے اور سمجھے، اور تلاوت سمجھ کر کرنامقصود ہو نا کہ صرف پڑھنا.

لیکن مومن اس کا خیال کرے کہ جو پڑھ رہا ہے یا سن رہا ہے اس پر غور و فکر اور تدبر کرے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و

تعالی کا فرمان ہے:

اس کتاب کو ہم نے آپ کی طرف بابرکت بنا کر نازل کیا ہے تا کہ اس کی آیات پر تدبر کریں اور عقلمندوں کو اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے ص ( 29 ).

چنانچہ قرآت کا مقصد یہ ہے کہ جو پڑھا جا رہا ہے اسے سنا جائے اور اس پر غور و فکر اور تدبر کیا جائے، اور اس پر عمل کیا جائے اور اس سے فائدہ حاصل کیا جائے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ توفیق و ہدایت سے نوازے " انتہی

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ باز رحمہ اللہ .